

فرقہ واریت کے نقصانات اسباب اور تذکر

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد، فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم
 اللہ الرحمن الرحیم۔ قال اللہ تعالیٰ عزوجل - کَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِينَ
 مُبَشِّرِينَ وَنَذِيرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا
 اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تَهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمِ
 اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِآذِنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (سورۃ بقرہ آیت ۲۱۳)

ترجمہ: تمام لوگ ایک ہی طریق کے تھے پھر اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا جو خوشخبری سناتے تھے اور
 ڈراتے تھے اور ان کے ساتھ کتابیں بھی ٹھیک طور پر نازل فرمائیں۔ اس غرض سے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں
 ان کے امور اختلافیہ میں فیصلہ فرمادیں اور اس کتاب میں اور کسی نے اختلاف نہیں کیا مگر صرف ان لوگوں
 نے جن کو وہ کتاب ملی تھی اس کے بعد کہ ان کے پاس دلائل واضح یہود و نصاریٰ کے تھے، ہاں ہی ضد کی وجہ
 سے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو وہ امر حق جس میں اختلاف کیا کرتے تھے اللہ کے فضل سے بتلادیا
 اور اللہ جس کو چاہتے ہیں اسے راہ راست بتلادیتے ہیں۔

اختلافات کا آغاز:

محترم حاضرین! مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کے ضمن میں تحریر فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے ایک
 ہی سچا اور توحید پر مبنی دین رہا جب لوگوں نے اس دین میں اختلاف اور تفرقہ پیدا کیا تو مالک کائنات نے اصلاح کے
 لئے رسولوں کو بھیجا جو اہل ایمان کو جنت کی خوشخبری اور اہل کفر کو جہنم کی وعید سناتے رہے۔ لوگوں کے دین میں اختلاف
 دور کرنے کے لئے بعض کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے ساتھ بھیجا۔ بد قسمتی یہ ہوئی کہ جن کے پاس اللہ کی برحق کتاب
 آئی، مثلاً یہود و نصاریٰ نے توراۃ اور انجیل میں جان بوجھ کر قصداً اللہ کی کتابوں میں محض ضد اور حسد کی بناء پر
 اختلاف و تحریف کا ارتکاب کیا، پھر ایک وقت ایسا آیا جب اللہ نے اہل ایمان کو حق کی راہ پر چلنے کی توفیق فرمائی اور گمراہ
 کن اختلاف سے بچالیا، جیسے امت محمدی ﷺ کے تمام عقائد اور اعمال میں حق کی تلقین فرمائی۔ اور اللہ نے اپنے کرم

سے ان کو یہود و نصاریٰ کی بے راہ روی اور اختلافات سے محفوظ رکھا۔

انبیاء کا مقصد بحث:

آیت کا خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً ڈیڑھ لاکھ کے قریب انبیاء بھیجے اس کا مقصد یہ ہرگز نہ تھا کہ ہر فرقہ کو الگ الگ مذہب، دین اور راستہ بتایا ہو بلکہ سب کے لئے اللہ نے اصل میں ایک ہی راستہ مقرر کیا، جب بھی وہ اس راہ سے بھٹکے اللہ تعالیٰ نے نبی بھیجا اور کتاب اتار کر حکم دیا کہ اس نبی اور کتاب کی ہدایات کے مطابق زندگی گزاریں یہ سلسلہ گم گشتہ راہ لوگوں کے لئے آنحضرت ﷺ کے ورود مسعود تک جاری رہا۔ ان سب انبیاء نے کفر، جہالت اور گناہوں کا ایک ہی علاج بتایا کہ تمام بیماریوں سے بچنے کا ایک ہی علاج ہے، اور وہ اسلام ہے، جس کی اشاعت کے لئے نبی آخر الزمان ﷺ رہتی دنیا تک قابل عمل جس میں تمام مسائل اور اختلافات کا حل موجود ہے، یعنی قرآن مجید کے ساتھ مبعوث ہوئے اور دوم بات اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ ہر دور میں برے لوگ ہر رسول و کتاب کی مخالفت پر کمر بستہ رہے، کفار و اسلام دشمنوں کا یہ اختلاف اسلام اور مسلمانوں سے بدسلوکی کوئی نئی بات نہیں لہذا اس لئے پریشان نہ ہوں اور دین پر ثابت قدمی سے جبرے رہیں۔

مسلمانوں کی زبوں حالی:

محترم سامعین! آپ کو اگر اسلامی تاریخ پڑھنے کا موقع ملے تو ضرور مطالعہ کریں جب بھی مسلمانوں نے اسلام کے آفاقی تعلیمات پر کما حقہ عمل کیا وہ قرون اولیٰ کے مسلمان بن کر پوری دنیا ان کی مطیع اور فرمانبردار رہی اور جب مسلمانوں نے دین سے رخ موڑا ہے جیسے آج کل عالم انسانیت عموماً اور مسلم دنیا خصوصاً جن مصائب، مشکلات، کساد بازاری، بد امنی، دہشت گردی آپس میں مسلمانوں کا مشت و گریبان ہونا، بھوک و افلاس، مہنگائی اور کفار و اخیار کے زیر تسلط رہ کر اپنے مقاصد فاسدہ کے حصول کے لئے ان کے حاشیہ بردار بن گئے ہیں، مورخ اس کے مختلف اسباب ٹٹولنے میں مصروف ہے، لیکن میرے خیال میں اس کی اہم ترین سبب قانون فطرت جس کا دوسرا نام اسلام ہے سے منہ موڑنا ہے۔ اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے تعلیمات کو پس پشت ڈالنا ہے، آج بھی اگر بحیثیت مجموعی حکام ہوں یا رعایا اسلام کا دامن مضبوطی سے تھامیں اس کے تعلیمات، ارشادات اور احکامات پر من و عن عمل کیا تو ایک بار پھر اگر پوری دنیا پر نہ سہی کم از کم آدمی دنیا پر اسلام کی عادلانہ حکمرانی آسکتی ہے۔ اس قانون فطرت پر چلنے میں یقیناً ہر قسم سکون و وقار عزت اور سر بلندی ہے اور فطرت کے خلاف راستے پر چلنے میں ہر قسم کی بے عزتی، بے وقعتی، عدم سکون، ذلت، مغلوبیت اور پستی ہے جس سے انسان کی زندگی تباہ ہو کر بالاخر خود کشی پر اس بے راہ روا انسان کا اختتام ہو جاتا ہے۔ اسلام صرف اخلاق حسنہ کا مجموعہ نہیں بلکہ اسلام بین الاقوامی اتحاد کا پیغام دیتا ہے، میں نے جو آیت تلاوت کی اس میں یہی پیغام دیا

جارہا ہے کہ ماضی بعید یعنی انسان کی ابتدائی آفرینش میں جب لوگوں نے س کا دامن پکڑا تو وہ امت واحدہ تھے اور پھر جب انسانوں نے اسلام کی رسی کو چھوڑا، خود راکھی و خود نمائی پر اتر آئے، پھر فرقے ہی فرقے اور گروہ اور پارٹیاں بن گئیں۔ رب کائنات نے ان اختلافات کو مٹانے کے لئے قانون فطرت یعنی اسلام بھیج کر اس قانون کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے اللہ نے اپنے محبوب بندگان انبیاء کرام بھیجے جو اس قانون پر عمل کرنے والوں کو بہشت کی بشارتیں اور بے عمل انسانوں کو آگ و دوزخ کی وعیدیں سناتے۔ اس نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ ایک دور ایسا بھی آنے والا ہے کہ دنیا بالآخر پہلے کی طرح اسلام کے دامن آغوش میں پناہ لے کر سکون کا سانس لے گی۔ مختلف جماعتیں اختتام پذیر ہو کر انسانیت امت واحدہ بن کر فرقہ واریت، گروہی، نسل اور مسلکی اختلافات خود بخود مٹ جائیں گے۔

اسلام کا نظام امن:

بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنے والے ذرا سوچیں کہ مختلف مذاہب کے درمیان دوریاں، دشمنیاں، اور نفرتیں کیسے ختم ہو سکتی ہیں، اور پورا عالم انسانیت الفت و محبت کے ماحول میں کیسے آئے گا۔ ظاہر ہے اس جامع پروگرام کا دعویٰ اسلام کے علاوہ کوئی مذہب و مسلک یا کسی ازم کے پاس نہیں۔ اسلام کا پیش کردہ نظام یقیناً تمام جمہوریتوں سے بدرجہا بہتر اعلیٰ و ارفع ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دینا کے تمام انسان بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں، اور تمام دنیا ایک ملک بن کر ایک ازم کے تحت آجائیں۔ ارشاد باری ہے:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا (سورہ فتح: ۲۸)

”وہ اللہ ایسا ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر

غالب کر دے اور اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے۔“

فرقہ واریت کا خاتمہ:

محترم سامعین! میں آپ کو عرض کر رہا تھا کہ اسلام کا نصب العین فرقہ واریت کو مٹاتا ہے گروہ بندیوں کا خاتمہ کرتا ہے آیت کے ذیل میں میں نے بتلایا کہ اسلام نہ تو کسی کو سورج کی اولاد دیتا ہے نہ کسی کو کالے توے کا، نہ کسی انسان کو خدا کے منہ سے پیدا شدہ فرماتا ہے نہ کسی کو پاؤں یا مال سے بلکہ قرآن مجید میں سارے انسان ایک ماں باپ کی اولاد کہہ کر ایک دوسرے کے ہمسر اور مساوی قرار دیتا ہے۔ ایک آیت کریمہ میں فرمان الہی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ

اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (سورہ حجرات: ۱۳)

”اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور شاخ و درشاخ خاندانوں میں اس لئے

تقسیم کر دیا تا کہ تم آپس میں حصار ہو سکو۔ عزت دار و اکرام کا ملک تم میں وہی ہے جو اللہ کے نزدیک صاحب تقویٰ اور پرہیزگار ہو اور اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے زیادہ عالم اور خبردار ہے۔“

بندوں کی غلامی سے نجات:

تمام انسانیت کو ایک ماں باپ کی اولاد کہہ کر انہیں ایک دوسرے کا مساوی اور ہمسرہ بنا کر ان میں باہم اونچ نیچ اور باہم تفاوت ختم کر دیا اور ایک قسم کے افراد بنا کر باہمی نفرت و دشت کو دور فرمایا۔ یورپ آج کل عالمگیر جمہوریت کا دعویدار ہے اگرچہ اس نے تمدنی وسائل کو عالمگیر اور ہمہ گیر بنائی دیا ہے لیکن وہاں اب بھی کالے گورے کا فرق، خون و نسب کی تفریق موجود ہے ان کا دعوائے جمہوریت اپنے مفادات تک جا کر رک جاتا ہے وہ صرف دعوائے جمہوریت کر کے کالوں کو نیچا دکھا کر ان کو غلام بنانے پر تلے ہوئے ہیں اسلام چونکہ اس طرح کی غلامی کا قائل نہیں بلکہ اسلام آیا اس لئے ہے کہ انسان کی غلامی سے نجات دلا کر اللہ تعالیٰ کا غلام اور بندہ بنادے راہی ابن حامر کے متعلق آپ لوگوں نے سنا ہو گا وہ جب ایمان کے پہ سالہ رستم کے دربار میں پہنچے تو رستم نے ان سے ایمان پر حملہ کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا۔

اللہ ابتعثنا لنخرج من شأ من عبادة العباد الى عبادة الله ومن ضيق الدنيا الى سعتها ومن

حور الادیان الى عدل الاسلام (البدایہ والنہایہ)

”یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے بھیجا ہے کہ جسے اللہ چاہے اسے ہم بندوں کی غلامی سے نکال کر اس کی وسعت میں اور دوسرے ادیان کے ظلم و جور سے نکال کر اسلام کے عدل و انصاف میں لے آئیں۔“

درس مساوات:

محترم حاضرین! دنیا میں فرقہ واریت کی دوسری وجہ بے جا تعظیم اور اعتقاد میں افراط تفریط ہے انسانوں کے لئے یہ نسبتی فرقہ واریت سے زیادہ تباہ کن اور خطرناک ہے اکثر و بیشتر نفرتیں کسی کی بے جا تعظیم و توقیر یا تنقید و تکفیر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اسلام نے اس طرح محبت و عداوت کو مٹا کر رسولوں اہل بیت اور پیغمبروں کے بارہ میں اعتقادی و تعظیمی مساوات کا درس دیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

لانفرق بین احد من رسلہ (سورہ بقرہ: ۲۸۵)

”ہم اس کے پیغمبروں میں سے (کسی قسم کی) تفریق نہیں کرتے“

نیز دوسری کلام ربانی میں ہے:

قُولُوا اِنَّا بِاللّٰهِ وَ مَا اَنْزَلَ اِلَيْنَا وَ مَا اَنْزَلَ اِلَى الْاَنْبِيَاءِ وَ اِسْمُ عَلِيٍّ وَ اِسْمُ عَلِيٍّ وَ اِسْمُ عَلِيٍّ وَ اِسْمُ عَلِيٍّ وَ اِسْمُ عَلِيٍّ

”کہہ دو ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجے گئے اور اس پر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اولاد یعقوب کی طرف بھیجا گیا۔ اور جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا اور اس پر بھی جو کچھ اور انبیاء کرام کو دیا گیا“ انکی پروردگار کی طرف سے“ اس طریقہ سے کہ ہم ان میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے“ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔“

اس آیت مبارکہ میں مختلف مذاہب کے پیرواؤں کے ساتھ اور ان کے مذہبی کتب کے ساتھ حسن عقیدت کی رہنمائی فرمائی گئی ہے اس لئے اس وجہ سے اگر اہل مذاہب سارے کے سارے مل کر اس آیت مبارکہ پر عمل کریں تو کسی انسان کو انبیاء کرام ان کی تعلیمات اور ان کے کتب پر اہل افغانی کا موقع اور جرات نہ ہوگا۔

معزز دوستو! آپ کو معلوم ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے مغرب اور یورپ مسلمانوں کے جذبات سے کھینچنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ کبھی قرآن مجید، فرمانِ حمید جو سراپائے ہدایت ہے، کی توہین کرتے ہیں، کبھی سرکارِ دو عالم ﷺ کے شان میں بے ادبی اور گستاخی کے مرکب ہورہے ہیں، لیکن مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ گالی کا جواب گالی اور توہین کا جواب توہین سے اپنے مذہبِ حقہ کے خلاف سمجھ کر نہیں دے رہے، وجہ یہ ہے کہ ہمیں اسلام کے راہنما اصول بتا رہے ہیں کہ بحیثیت مسلمان، ہم کسی مذہبی مقتدا اور مقدس کتب کی شان میں گستاخی اور بے ادبی نہ کریں۔ اگرچہ نادانی اور جھیل کی وجہ سے کسی قوم نے کسی فرد کو خود ساختہ مقتدا بنایا ہو، قرآن مجید کا فرمان ہے۔

وَلَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسْبُوا اللَّهَ فَيَسْبُوا اللَّهَ عَدُوًّا لَهُ يَكْفُرُ عَنْهُ عَمَلُهُمْ فَتَلْمِزُهُمْ الْأُمَّمُ الْمُؤْمِنَةُ ۚ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (سورة الاحقاف: ١٧)

”اور گا لیاں مت دوان کو جن کو یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر مہادت کرتے ہیں، کیونکہ پھر یہ لوگ جہل کی وجہ سے حد سے بڑھ کر اللہ کی شان میں گستاخی کر س گے۔

اقوام عالم کے لئے نیا اصول: اقوام عالم کو آپس میں قریب تر کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کیا منصفانہ اور
خیر خواہانہ اصول ہو سکتا؟

ہرگز نہیں ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ لا تطرونی كما اطرت النصارى عیسیٰ ابن مریم
انما انا عبد الله ورسوله فقولوا عبد الله ورسوله (ترمذی)

”میری تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو جیسے نصاریٰ نے حضرت مسیحؑ کی تعریف میں مبالغے کئے (کہ انہیں خدا کا بیٹا کہا) بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہوں پس مجھے عبد اللہ اور اللہ کا رسول کہہ کر پکارا کرو۔“

یعنی مقابلہ پیدا کر کے دوسرے انبیاء کرام کے مقابلہ میں میری تعریف میں اس قدر زیادتی مت کرو کہ دوسروں کی توہین کا پہلو نظر آئے۔

فرقہ داریت اور انتشار کے اسباب:

عزیز حاضرین! میں عرض کر رہا تھا کہ فرقہ داریت، گروہ بندی اور نفرتوں کے پھیلانے کا سلسلہ بڑھا ایک اور مہلک ترین قسم کی فرقہ داریت میرے خیال میں امت کے انتشار و افتراق کے لئے سب سے زیادہ تباہ کن ہے وہ ہے سیاسی فرقہ داریت اور کشمکش جس میں اقتدار کے لئے فرقے اور پارٹیاں بنتی ہیں، بظاہر تو یہ تصادم اور ٹکراؤ پر امن اور آئین کے مطابق معلوم ہوتی ہیں، لیکن اس کی تہہ میں سب سے زیادہ بد امنی، بے اطمینانی، جاہلی و بربادی پنہاں ہوتی ہے۔ پارٹی قائدین، سیاسی نعروں سے سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیکر گروہوں میں تقسیم کر کے ان کے کلواؤ کا تماشا دیکھتی ہے اور ان کا خون خرابہ دیکھ کر اپنی کامیابیوں پر جشن مناتی ہیں، اسلام نے سرے سے انسانی اقتدار اور حکمرانی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس نے فرمایا ہے کہ حکمرانی صرف اللہ کی ہے، انسان اس کا نائب خلیفہ اور تابعدار ہے۔ ارشاد باری ہے:

ان الحكم الا لله امر ان لا تعبدوا الاياه ذلك الدين القيم ولكن اكثر الناس لا يعلمون۔ (سورہ یوسف: ۴۰)

”حکم صرف خدا کا ہے، تمہارا کام صرف اس کا حکم ماننا ہے، سیدھا راستہ یہی ہے لیکن اکثر انسان جاہل ہیں جو

نہ سمجھتے ہیں اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں“

رب ذوالجلال ہم سب کو ان اسلامی تعلیمات و ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

اب قارئین ماہنامہ ”الحق“ فیس بک پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں



facebook/Alhaq Akora Khattak